یا اللہ مدد — بسم اللہ الرحمن الرحیم — یا محمد

اللہ اکبر

الحق یعلو ولا یعلی

جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

روئداد مناظرہ

جو مابین اہل السنۃ والجماعت

و فرقہ نجدیہ دیوبندیہ

جو تاریخ ۷ ربیع الاول ۱۳۵۱ھ مطابق ۱۰ جولائی ۱۹۳۲ء

بمقام باغ لانگے خان منعقد ہوا

جسے

کارکنان انجمن حزب الاحناف ملتان بغرض افادۂ اہل اسلام نے

اقبال الیکٹرک پریس ملتان شہر اندرون بوہڑ دروازہ میں

باہتمام ایم محبوب احمد پرنٹر و پبلشر و مالک مطبع کے چھپوا کر شائع کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم　　نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مولوی عطاء اللہ بخاری کانگرسی کا مناظرہ سے انکار

مولوی ابوالوفا شاہجہانپوری کی بیکسی ابوالقاسم شاہجہانپوری کی بے بسی اور مولانا جناب ابوالفتح لکھنوی و جناب مولانا ابوالاسد بریلوی کے مقابلہ میں تمام دیوبندیوں کا منہ [illegible]

ملتان میں ایک مدت دراز سے کانگرسی مولوی عطاء اللہ بخاری تبلیغ وہابیت کر رہے تھے۔ اور دیوبندی وہابیوں کے عقائد کفریہ مسلمانوں میں پھیلا رہے ہیں۔ انہی کی بدزبانی اور بیہودہ گوئی جیسے آپ مشتاق ہیں حضرات اولیاء کرام و صوفیاء عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم و بزرگان دین کی بے ادبی گستاخی میں صرف ہوتی رہی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی غلطیاں گنائیں اور کبھی پاک پٹن شریف کے حاجی پیر شریف کے جنتی دروازہ کو جہنمی دروازہ کہہ اور اپنے پیر حضرت کے معتقد جہاں غوث زمان پیر مہر علی شاہ صاحب کو بھی غلطی پر ٹھہرایا۔ وہابیہ دیوبندیہ گستاخان بارگاہ رسالت کی تعریف و توصیف کے خطبے پڑھے۔ کبھی حضرات علماء اہل سنت کو گالیاں دیں۔ غرض مسلمانان ملتان میں ایک ہیجان برپا ہو گیا تھا۔ اراکین انجمن حزب الاحناف ملتان نے مسلمانوں کو رشد و ہدایت کا درس دینے اور مذہبی ڈاکوؤں سے ان کے ایمان کی حفاظت کرنے کیلئے بتاریخ ۱۲، ۱۳، ۱۴ ربیع الاول شریف ۱۳۵۲ھ شریف ایک عظیم الشان جلسہ بمقام باغ لانگے خاں منعقد کیا۔ اور ہندوستان و پنجاب کے اکابر علماء کرام و مشاہیر صوفیائے کرام کو دعوت دی۔ اور حضرات ذیل تشریف فرما ہوئے۔

۱۔ حضرت علامہ ابوالمحامد مولانا سید محمد شاہ صاحب محدث کچھوچھہ شریف۔

۲۔ حضرت مولانا نعیم الدین صاحب صدر آل انڈیا سنی کانفرنس مراد آباد۔

۳ - صدر الشریعہ حضرت مولانا امجد علی صاحب صدر المدرسین بریلی -

۴ - مجمع البحرین حضرت مولانا سید محمد شاہ صاحب - سیالکوٹ

۵ - حضرت عارف کامل مولانا فیض محمد صاحب

۶ - حضرت مولانا فضل حق صاحب ڈیرہ غازیخاں

۷ - حضرت شیر بیشہ سنت مولانا ابوالفتح قاری حشمت علیخاں صاحب لکھنوی

۸ - حضرت ابوالاسد مولانا محمد عبدالحفیظ صاحب صدر المدرسین تبلیغ الاحناف امرتسر

۹ - حضرت علامہ زمان مولانا نواب الدین صاحب امرتسر

۱۰ - حضرت مولانا سردار احمد صاحب بریلوی -

حضرت قبلہ زبدۃ السالکین حاجی حافظ صوفی پیر جماعت علیشاہ صاحب محدث علیپوری دامت برکاتہم - بوجہ علالت طبع تشریف نہ لاسکے - نیز حضرت مولانا ابوالبرکات سید احمد صاحب ناظم حزب الاحناف ہند لاہور - بھی بتقریب شادی دہلی تشریف لیجانے کے باعث تشریف نہ لاسکے -

حضرات علمائے کرام نے اپنے کلمات طیبات سے مسلمانوں کے ایمانوں کو تازہ کیا - اہل باطل نے جو کفر اور بد مذہبی کی گھٹائیں افق اسلام پر قائم کر رکھی تھیں - ان کے پرخچے اڑا کر حضرت سرکار دو جہاں صلعم اہل بیت عظام و اصحاب کرام و اولیاء ذیشان کے صحیح شان و ادب و محبت سے آگاہ کرتے ہوئے مسلمانوں کے دلوں میں اصلی روحانیت پیدا کردی -

حاضرین جلسہ کے بے حد اصرار پر جلسہ کیلئے ایک دن اور اضافہ کیا گیا - چار ایام نہایت شان و شوکت سے جلسہ بخیر و خوبی ہوتا رہا -

ہندوستان و پنجاب کے اکابرین و مشاہیر عظام کی ملتان میں تشریف آوری کی اور علاوہ گرمی کی جوانی میں اس قسم کے عدیم النظیر اجتماع پر بہ ہمہ قسم حسن انتظام یہ ناممکن امر

معلوم ہوتا تھا۔ لیکن حضرت قبلہ عالمیان مخدوم المخادیم حاجی سید محمد صدرالدین شاہ صاحب حسنی الحسینی الجیلانی سجادہ نشین دربار حضرت پیران صاحب ملتان اور ان کے شہزادگان اطال اللہ عمرہم وقدرہم کی یہ ہمہ قسم توجہ سے ایسا ممکن ہوا۔ کہ حاضرین حیران تھے۔

جلسہ نہایت کامیاب رہا۔ پنڈال جلسہ حاضرین کی کثرت سے کچاکچ بھرا ہوتا تھا۔ تمام ممبران انجمن حزب الاحناف ملتان نے پوری دلچسپی وتندہی سے جلسہ کو کامیاب بنانے کیلئے ہر ممکن کوشش کی۔ لیکن جلسہ کی کامیابی کا تمام تر سہرا حضرات ذیل کے سر پہ ہے۔

۱۔ مولوی قاضی حافظ شفیع رسول صاحب نائب صدر انجمن
۲۔ مولوی غلام جہانیاں صاحب حنفی قریشی جنرل سیکرٹری
۳۔ مولوی محمد امین صاحب جرنلسٹ فنانشل سیکرٹری
۴۔ مولوی مطیع اللہ صاحب۔ محاسب
۵۔ مولوی محبوب احمد صاحب سیکرٹری پراپیگنڈا
۶۔ مولوی غلام محمد صاحب آفس سیکرٹری

[illegible]

سیٹھ حاجی حمید صاحب۔ حاجی حسن بخش صاحب۔ میاں طالب دین صاحب۔ مولوی کریم داد صاحب۔ حاجی چراغ دین صاحب حاجی سراج دین صاحب۔ مولوی محمد رمضان صاحب۔ مستری محمد حسین صاحب مولوی قاضی علی محمد صاحب۔ چودھری اللہ دسایا صاحب۔ میاں الٰہی بخش صاحب۔ شیخ اللہ دسایا صاحب۔ خلیفہ بہاؤالدین صاحب نیز طلبا کرام مدرسہ سبحانیہ اور گلزار فریدیہ نے جس تندہی سے جلسہ کے کاروبار میں بحیثیت رضاکاران امداد کی۔ ان کے حق میں دعا کی جاتی ہے کہ خداوند انہیں علم با عمل نصیب فرماوے

دو دن تک ملتان کے وہابیہ دیوبندیہ خاموش محض رہے۔ اور تیسرے دن شام کو جب انہوں نے یہ سمجھ لیا کہ جلسہ ختم ہو چکا۔ اہل علما سے سنت اب تشریف

لیجانے والے ہیں۔ ایک تحریر بھیجی جسکا خلاصہ یہ تھا کہ آپ لوگ ہمیں تحریری دعوت مناظرہ دیں۔ اسکا جواب فوراً دیا گیا۔ اور پے در پے جانبین سے پانچ پانچ تحریریں بھیجی گئیں۔ بالآخر بمقام لاٹکے خان بتاریخ ۷ ربیع الاول شریف ۱۳۵۳ھ وہابیہ دیوبندیہ کے اقوال کفریہ پر مناظرہ مقرر ہو گیا۔ جلسہ تقریباً دس ہزار آدمیوں پر مشتمل تھا۔ پولیس کا باقاعدہ انتظام تھا۔ اہل سنت کی طرف سے صدارت کیلئے جناب قاضی فیض رسول صاحب اویسی خطیب جامع مسجد منتخب ہوئے۔ وہابیوں نے اپنا صدر مولوی عطا اللہ بخاری کو بنایا۔ جسپر مولوی قاضی فیض رسول صاحب صدر اہل سنت نے اعتراض کیا۔ کہ تم نے بارگاہ رسالت میں گستاخیاں کی ہیں۔ اولیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو گالیاں دی ہیں اسلیئے آپ شرعاً مجرم ہیں۔ اور آپ کو بحیثیت مناظر اپنی صفائی کیلئے خود پیش ہونا چاہیئے۔ لہٰذا آپ صدارت کے قابل نہیں اسپر مولوی عطا اللہ بہت بگڑے اور اچھل کود کرنے لگے۔ کہ آپ نے میری توہین کی ہے۔ یہ الفاظ واپس لیں تب مناظرہ ہوگا ورنہ نہیں ہوگا۔ قاضی فیض رسول صاحب صدر اہل سنت نے جواب دیا کہ اگر ہم ان الفاظ کو واپس لیں تو مناظرہ کس بات پر ہوگا۔ ہم تو کہتے ہی یہ ہیں۔ کہ آپ نے اور آپکے اکابر دیوبندیہ نے بارگاہ الوہیت اور سرکار رسالت میں گستاخیاں کی ہیں جنکی بنا پر آپ لوگ کافر ہو چکے ہیں اگر ہم ان الفاظ کو واپس لے لیں تو مناظرہ ختم ہو گیا۔ اسکے معنی یہ ہونگے کہ معاذ اللہ یعنی گستاخان بارگاہ رسالت کو مسلمان مان لیا مولوی عطا اللہ اسکا جواب کچھ نہ دے سکے مگر ضد کی وجہ سے ایک ٹانگ ہی کہ ان الفاظ کو واپس لو۔ بالآخر جناب در چودھری نادر خان صاحب مجسٹریٹ درجہ اول نے تشریف لا کر فیصلہ فرمایا کہ ان الفاظ کو واپس لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور مولوی عطا اللہ کو مناظرہ کرنا چاہیئے بخاری صاحب کو مناظرہ کا نام سنکر بخار آگیا۔ اور کہنے لگا میں تو ہرگز مناظرہ نہیں کرونگا۔ میری جماعت جسے مناظرہ کو چاہیئے اپنی طرف سے پیش کرے۔ جسپر مولانا ابو الاسد مولوی عبد الحفیظ صاحب

بریلوی نے باجازت صدر اہل سنت قاضی فیض رسول صاحب نے فرمایا کہ ملتان میں آپنے ناصبیت کا بیج بویا ہے۔ آپنے مسلمانوں کی مخالفت میں طوفان اٹھایا اور انکے ایمانوں پر حملے کئے۔ عقائد دیوبندیہ کی تبلیغ کی تو آپکو ہی مناظرہ کرنا چاہیئے۔ آپ تو شیر پنجاب کہلاتے ہیں میدان مناظرہ میں آنے سے کیوں ڈرتے ہیں۔ شیر کہلا کر لومڑی کیوں بنتے ہیں۔ اگر آپ میں طاقت مناظرہ نہیں تو آپ ایک تحریر لکھ دیجئے۔ کہ مجھ میں مناظرہ کی طاقت نہیں اور اسکے بعد آئندہ پھر کسی جگہ ناصبیت کی تبلیغ ہرگز نہ کریں۔ اسکے کیا معنے ہیں۔ کہ مسلمانوں کو گمراہ تو آپ کریں۔ جب مسلمان آپ سے آپ کے خود ساختہ باطلہ پر دلائل کا مطالبہ کریں تو آپ دوسروں کے کندھوں پر بندوق رکھکر چھوڑنا چاہیں۔ اپنا جوا دوسرے کے گردن پر رکھدیں۔ اسکا جواب مولوی عطاء اللہ کچھ نہ دے سکے۔ اور انکی جہالت اور نااہلیت سارے مجمع پر روشن ہوگئی۔ ساری پبلک اسپر نفرین اور ملامت کر رہی تھی۔ اور تمام مجمع ان سے مطالبہ کر رہا تھا۔ کہ مولوی عطاء اللہ تم خود مناظرہ کرو۔ ہم کسی دوسرے کو نہیں جانتے۔ تم نے ہمارے ایمان لوٹنے کی کوشش کی ہے۔ اور علماء سنت کو چیلنج دیتے رہے ہیں۔ اس وقت مناظرہ سے گریز کیوں ہے۔ جن شیران حق کو مقابلہ کیلئے بلایا تھا۔ اب وہ تشریف لائے ہیں۔ انکے سامنے سے کیوں بھاگ گئے ہو۔ مولوی عطاء اللہ ایک مجسمہ بے جان بنے ہوئے کھڑے تھے۔ اپنی شوخی طراری بھول گئے تھے۔ اور بیکسی کے عالم میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر چاروں طرف دیکھ رہے تھے۔ مولانا ابوالاسد کی شیرانہ گرج نے انکے کلیجہ میں دہشت (دہل) ڈالدی تھی۔ اسکا اچھلنا کودنا نقال سے بڑھکر نقلیں کرنا۔ سب کچھ انہیں فراموش ہو چکا تھا۔ قریب ڈھائی گھنٹہ تک مولانا ابوالاسد صاحب کا مولانا عطاء اللہ پر یہی مطالبہ رہا مگر مولوی عطاء اللہ مناظرہ کے لئے تیار نہ ہو سکے۔ اور سارے مجمع نے انکی جہالت کمزوری اور بیکسی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ بالآخر یہ کہکر بھاگنا چاہا۔ کہ مجھے دیوبندیوں سے کوئی تعلق نہیں انہوں نے کفریات بکے ہیں۔ تو ان سے مناظرہ کرو۔ اسپر سارے مجمع نے انکے منہ میں پتھر دیدیا۔ کہ تم نے ہم

سب کے سامنے دیوبندی مولویوں کو علماء ربانیین کہا۔ انکی مدح سرائی کی۔ انکے عقائد کفریہ
کو ہمارے سامنے عقائد حقہ بتا کر پیش کیا۔ پھر اب دیوبندیوں سے اپنی بے تعلقی بتا رہا تھا یا
نرا ہے۔ یا آلآخر خانبہادر جناب چودہری نادر خاں صاحب مجسٹریٹ درجہ اول تشریف
لائے۔ اور صدر مولوی قاضی فیض رسول صاحب نے فرمایا کہ اگر مولوی عطاء اللہ مناظرہ نہیں
کر سکتے تو انہیں چھوڑ دیجئے۔ پبلک نے فیصلہ کر لیا اب جس مناظرہ کو وہ اپنی طرف سے پیش
کریں۔ اسی کے ساتھ مناظرہ کر لیجئے۔ قاضی فیض رسول صاحب صدر اہل سنت نے اس بات
کو فراخ دلی سے منظور کر دیا۔ اور حضرت مولانا ابو الاسد مولوی عبد الحفیظ صاحب نے
اعلان فرمایا۔ کہ ہماری طرف سے مناظر شیر بیشہ سنت جناب ابو الفتح قاری مولوی حشمت علی
خانصاحب لکھنوی ہونگے۔ عطاء اللہ صاحب نے مولوی ابو الوفا شاہجہانپوری کو پیش
کیا۔ بارہ بجے کے بعد دونوں مناظروں کی باہم گفتگو شروع ہوئی مگر پھر بھی مولوی ابو الوفا دیوبندی
شاہجہانپوری نے بڑی کوشش کی کہ کسیطرح فضولیات پر گفتگو ہوتی رہے۔ اور اسی طرح
وقت ضائع ہو جاوے۔ اور عقائد کفریہ دیوبندیہ پر مناظرہ نہ ہونے پائے۔ پہلے اسپر
گفتگو چھڑی کہ مدعی ہم ہونگے۔ اور ہماری پہلی تقریر ہوگی۔ شیر بیشہ سنت نے فرمایا کہ مناظرہ
رشیدیہ کے صفحہ ۱۲ پر لکھا ہے۔ کہ المدعی من نصب نفسہ لاثبات الحکم
بالدلیل او البینۃ یعنی مدعی وہ ہے جو اپنے نفس کو حکم کے ثابت کرنے کیلئے قائم
کرے۔ دلیل سے یا بینہ سے تو ہمارا دعوی ہے کہ رشید احمد گنگوہی نے اللہ جل شانہ
کو جھوٹا کہا ہے۔ قاسم نانوتوی نے ختم النبوت کا انکار کیا۔ اور خلیل احمد انبیٹھی نے شیطان
کے علم کو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زائد بتایا۔ اشرف علی تھانوی نے حضور اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کو بچوں پاگلوں جانوروں چارپایوں کے علم کے مثل بتایا
لہذا یہ چاروں پیشوایان دیوبندیہ کافر مرتد بے ایمان ہیں آج ہم اس دعوی پر دلائل
قاطعہ پیش کرینگے۔ اور آفتاب سے زیادہ روشن براہین قاطعہ کے انبار لگا دینگے

آپکو ہمارے اس دعوی پر کوئی اعتراض ہے یا نہیں اگر نہیں ہے تو لکھکر دے دیجئے۔ ہمارا آپکا اتفاق ہو گیا۔ اور اگر اعتراض ہے تو آپ سائل ہوئے پھر مدعی کیونکر بنتے ہیں۔ ابو الوفا اسکا کوئی جواب نہ دے سکے اور بالآخر تسلیم کر لیا کہ آپ ہی مدعی ہیں۔ اور پہلی تقریر آپ ہی کا حق ہے شیر بیشۂ سنت نے فرمایا کہ مولوی صاحب آپکو اتنے مجمع میں مولوی کہلا کر جھوٹ بولتے ہوئے شرم نہیں آتی یہ مناظرہ رشیدیہ میرے ہاتھ میں ہے۔ اس کا صفحہ ۳۳ دیکھئے اسمیں لکھتے ہیں کہ

ثم للبحث ثلثة اجزاء مبادی ھی تعیین المدعی واوساط ھی الدلائل ومقاطع وھی المقدمات التی ینتھی الیھا من الضروریات او الظنیات المسلمۃ عند الخصم۔

یعنی بحث کے تین جز ہیں۔ مبادی اور وہ مدعا کی تعیین ہے اور اوساط یعنی دلائل ہیں۔ اور مقاطع ہیں۔ یعنے وہ مقدمات جن پر بحث ختم ہو جاتی ہے۔ جیسے مقدمہ بدیہیہ یا ظنیہ مسلمہ عند الخصم اس عبارت کا صاف یہ مطلب ہوا کہ مقدمات ظنیہ عند الخصم اگر سائل پیش کر دے تو اسکی یہی تقریر آخری ہوگی۔ اور اگر اس قسم کے مقدمات مدعی پیش کر دے تو اسکی تقریر آخری ہوگی۔ مولوی ابو الوفا نے مناظرہ رشیدیہ کے صفحہ ۳۳ کھولکر عبارت پڑھی۔ اور اس کا مطلب اپنی طرف سے یہ گھڑ کر بتایا کہ سائل کی تقریر آخری ہونی چاہیئے۔ شیر بیشۂ سنت نے چیلنج دیا کہ میں آپکی بات لینے کیلئے تیار ہوں آپ ایک پرچہ پر رشیدیہ کی عبارت لکھیں اور اسکے نیچے اسکا ترجمہ لکھیں۔ اور یہ لکھیں کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ سائل کی تقریر آخری ہونی چاہیئے۔ اور اسپر دستخط کر کے ہمیں دیدیجئے۔ مولوی عطاء اللہ نے کہ لکھوانے کی کیا ضرورت ہے۔ شیر بیشۂ سنت نے فرمایا کہ میں اس تحریر کو رشیدیہ اور اخبارات میں اشتہارات میں شائع کر کے دنیا کو دکھا دونگا۔ کہ دیوبند کے فاضل ایسے اجہل ہوتے ہیں۔ جنکو رشیدیہ کی عبارت کے ترجمہ کی بھی تمیز نہیں ہے شیر بیشۂ سنت کا بار بار مطالبہ ہو رہا تھا۔ اور ابو الوفا کو لکھنے کی ہمت نہ ہوتی تھی۔ آخر مولوی عطاء اللہ نے کہ یہ وقت بیکار ضائع ہو رہا ہے۔ اس بحث کو چھوڑیئے۔ اور مناظرہ شروع کریئے

شیر بیشہ سنت نے صدر کو فرمایا کہ آپ ہاتھ میں کتاب لیجئے اور بتایئے وہ کونسا جملہ ہے کہ
جس کا مطلب یہ ہے کہ سائل کی تقریر آخری ہوگی۔ آپ کم از کم اس جملہ پر خط کھینچ دیجئے
ورنہ آپ اوسکا مطلب بتا دیجئے اگر مناظرہ چاہتے ہیں۔ تو اپنے مناظر کو لیجئے جانا تو
تقریر سے روکئے مجبور ہو کر ابوالوفا نے تسلیم کیا۔ کہ بیشک رشیدیہ میں یہ ہرگز نہیں لکھا ہے
کہ سائل کی تقریر آخری ہوگی۔ اب مناظرہ شروع کیجئے۔

شیر بیشہ سنت (بعد خطبہ مسنونہ) مسلمانو آج بہت مبارک دن ہے۔ کہ آج وہابیہ
دیوبندیہ کے مولوی موجود ہیں تمہارے سامنے اونکے عقائد کفریہ پیش کئے جاتے
ہیں۔ اور آپ ٹھنڈے دل سے فیصلہ کیجئے کہ یہ لمبی ڈاڑھی والے نماز پڑھنے والے
روزہ رکھنے والے اپنے آپ کو مولوی کہلانے والے کافر مرتد ہیں یا نہیں۔

سنیے مولوی اشرف علی تھانوی اپنی کتاب حفظ الایمان صفحہ ۸ پر لکھتے ہیں۔ کہ
آپکی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ
ہے کہ اس علم سے مراد بعض غیب ہے یا کل اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور
کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات
و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے۔ اس عبارت میں تھانوی نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے علم غیب کو بچوں پاگلوں جانوروں کے علم غیب سے تشبیہ دی اور بارگاہ رسالت
میں صریح کھلی گالی دی یہ کھلا ہوا کفر ارتداد ہے۔

مولوی رشید احمد گنگوہی و مولوی خلیل احمد انبیٹھی نے براہین قاطعہ صفحہ ۵۱ پر لکھا
الحاصل غور کرنا چاہیئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم
صلی اللہ علیہ وسلم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک
نہیں۔ تو کونسا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت
ہوئی فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام

نصوص

کو دیکر ایک شریک ثابت کرتا ہے۔ اس عبارت میں گنگوہی وانبٹھی نے شیطان و ملک الموت کے علم کے وسیع اور زائد ہونے کو قرآن و حدیث سے ثابت کیا کر کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم مبارک کے زائد ماننے کو مشرک کیا۔ یہ سرکار رسالت میں کھلی گالی ہے اور گنگوہی وانبٹھی دونوں کافر و مرتد ہیں۔

ابو الوفا شاہجہانپوری حفظ الایمان کی جو عبارت پڑھی ہے۔ اس میں آپنے مسلمانوں کو مغالطہ دیا ہے۔ اسمیں توہین اسوقت ہوتی جبکہ اسمیں لفظ جیسا ہوتا اور چونکہ اسمیں لفظ جیسا نہیں ہے اسلئے اسمیں توہین نہیں ہے۔ آپکے مولانا احمد رضا خانصاحب نے توہین کی ہے۔ اور ملفوظات میں لکھتے ہیں کہ جب مولانا برکات احمد صاحب کو دفن کرنے کیلئے قبر میں اترا تو بلا مبالغہ وہی خوشبو پائی۔ جو پہلی مرتبہ حاضری میں روضہ انور کے قریب محسوس ہوئی تھی۔ دیکھئے انہوں نے اپنے پیر بھائی کی قبر کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے برابر کیا دیا۔ اور اسی میں لکھتے ہیں کہ مولوی امیر احمد نے جو خواب دیکھا کہ رسول صلعم گھوڑے پر سوار تشریف لئے جا رہے ہیں۔ میں نے عرض کی کہ کہاں تشریف لیجا رہے ہیں۔ فرمایا کہ برکات احمد کے جنازہ کی نماز پڑھنے۔ انکے بعد لکھتے ہیں الحمد للہ یہ جنازہ مبارک میں نے پڑھایا۔ اسمیں وہ خود امام بنے۔ اور رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنا مقتدی بنایا۔ وصایا شریف میں لکھتے ہیں کہ حتی الامکان اتباع شریعت نہ چھوڑو۔ اور میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اسپر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔ دیکھئے شریعت کا اتباع تو حتی الامکان کیا۔ اور اپنے گھڑے ہوئے دین و مذہب پر قائم رہنے کو ہر فرض سے بڑھکر اہم فرض بتلایا۔ یہ اسلام کی کھلی ہوئی توہین ہے۔ براہین قاطعہ کی عبارت کا مطلب یہ ہے کہ شیطان کو شیطانی علوم زیادہ ہیں اور رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو روحانی علوم زیادہ ہیں۔

شیر بیشہ سنت :- افسوس مولوی اشرف علی کی محبت نے آپکو اندھا کر دیا ہے۔ آپکو
انکی عبارت توہین نہیں دکھائی دیتی۔ آپ کہتے ہیں کہ اسمیں (جیسا) کا لفظ نہیں ہے
اس لئے اسمیں توہین نہیں۔ سنئے میں چند عبارتیں آپکے مولویوں کیلئے بولتا ہوں
ان میں (جیسا) کا لفظ نہ ہوگا۔ بتائیے ان عبارتوں میں آپکے مولویوں کی توہین
ہے یا نہیں۔ (۱) مولوی اشرف علی کے عیب کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا عیب تو
سور کا بھی ہے۔ (۲) مولوی رشید احمد کے کان کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا کان تو گدھے
کا بھی ہے۔ (۳) مولوی ابو الوفا کے دانت کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا دانت تو کتے کا بھی
ہے۔ دیکھئے ان عبارتوں میں جیسا کا لفظ نہیں۔ یہ عبارتیں آپ لوگوں کی توہین ہیں
یا نہیں۔ اگر ہیں تو مولوی اشرف علی کی عبارت بارگاہ رسالت میں توہین کیوں نہیں
اگر یہ الفاظ آپ لوگوں کی توہین نہیں تو یہ الفاظ اپنے مولویوں کی شان میں لکھکر ہمیں
دیجیے ہم شائع کرینگے۔ کہ مولوی ابو الوفا صاحب نے اپنے مولویوں کی یہ تعریفیں
کی ہیں۔ آپنے مسلمانوں کو دھوکا دینے کیلئے اعلیٰحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کو معاذ اللہ الزام کفر دیا۔ ہمارے نزدیک حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم حیات حقیقی کے
ساتھ زندہ ہیں۔ جب اپنے کسی نام لیوا کی قبر کو منور فرمانے کیلئے تشریف فرما ہونگے
تو اس وقت وہی خوشبو محسوس ہوگی جس سے روضہ اقدس مہکتا رہتا ہے۔ یوں تو اللہ
نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر جگہ حاضر ناظر بنایا ہے۔ اور حضور ہر جگہ جلوہ
فرما ہیں۔ لیکن اپنے نام لیوا کی قبر میں جلوہ خاص فرماتے ہیں۔ تو اس وقت حضور
کی اقدس خوشبو پاک کا محسوس ہونا کیا تعجب ہے جس سے گلی کوچے مہک جاتے تھے
اسکو کفر بتانا اسپر مبنی ہے کہ آپ کا امام اسمٰعیل دہلوی تقویۃ الایمان صفحہ ۴۹
پر لکھ چکا ہے کہ معاذ اللہ حضرت اکرم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم مر کر مٹی میں مل گئے تو آپکے
نزدیک معاذ اللہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ایسے ہی ہیں جیسا کہ اسمٰعیل دہلوی نے لکھا

یہ بھی آپکا کفر خبیث ہے۔ آپ نے اعلیٰ حضرت پر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے امام بننے کا الزام لگایا۔ یہ آپکا جھوٹ ہے فریب ہے۔ کذب ہے افتراء ہے۔ میں
آپکو چیلنج دیتا ہوں کہ آپ یہ الفاظ الملفوظ میں دکھا دیں۔ دس ہزار کے بھی مستحق ہیں
آپ کو سفید جھوٹ بولتے ہوئے شرم نہیں آتی۔ آپکو کیا خبر ہم اہلسنت والجماعت
کا عقیدہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی بشری صفت اور شان میں بے نظیر ہیں
نماز قائم ہو چکی ہو امام نماز پڑھا رہا ہو دنیا جہان کا کوئی شخص بھی آکر اس نماز میں شریک ہو جائے
تو مقتدی بننے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ لیکن حضور مالک دو عالم صلعم اگر اسی نماز میں شرکت
فرمادیں تو حضور ہی امام ہونگے۔ اور وہ امام سرکار صلعم کا مقتدی بن جائیگا۔ وہ ایسے بلند بالا
سرکار ہیں۔ جہاں امام بھی پیچھے مقتدی ہو جاتے ہیں۔ مدارج النبوۃ اور بخاری شریف میں یہ واقعہ
موجود ہے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھا رہے ہیں سرکار تشریف فرما ہوتے ہیں
صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز میں پیچھے ہٹنا چاہتے ہیں۔ سرکار انہیں منع فرماتے ہیں اور سرکار
انکے بائیں طرف ہو کر نماز شروع فرماتے ہیں۔ اب حدیث شریف کے الفاظ ہیں۔ کنا
نقتدی بابی بکر وابوبکر کان یقتدی برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی ہمارے
امام ابوبکر صدیق تھے۔ اور انکے امام جناب حضرت رسول اللہ صلعم تھے۔ اب آپکو معلوم ہوا
الملفوظ کی عبارت کا مطلب یہ ہوا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے نماز
پڑھائی اور میں نے لوگوں کو نماز جنازہ پڑھائی۔ اس پر حمد الٰہی بجا لاتے۔ آپکا اسکو
کفر بتانا اسی پر مبنی ہے کہ آپ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنا جیسا بشر بتلاتے ہیں اور یہ بھی آپکا کفر ہے
وہ ملفوظ شریف کی عبارت پر آپنے جاہلانہ اعتراض کیا ہے۔ آپ سے پوچھتا ہوں اسلام آپکا
دین ہے یا نہیں۔ اگر کہیں ہاں تو آپ اپنے فتویٰ سے کافر ہوگئے۔ کہ آپنے اسلام کو
اپنا گھڑا ہوا دین بتلایا اور اگر کہیں کہ ہمارا دین اسلام نہیں ہے تو اپنے ہی فتویٰ سے کافر ہوئے
مولوی صاحب جب آپ مرینگے اور منکر نکیر قبر میں آئینگے۔ تو پوچھینگے (ما دینک)

تیرا دین کیا ہے۔ تو آپ کہہ دیجئے گا کہ میرا دین کوئی نہیں۔ کیونکہ اسلام کو اپنا دین بتلانا تو کفر ہے۔ پھر نکیرین آپکی خوب خبر لینگے۔ یہ براہین قاطعہ کی عبارت کا آپ نے یہ مطلب بتلایا کہ شیطان کے لئے شیطانی علوم کی زیادتی ثابت ہے۔ مگر اس عبارت میں شیطان کے ساتھ ملک الموت علیہ السلام کا بھی نام موجود ہے آپ کے نزدیک حضرت عزرائیل علیہ السلام کو علوم شیطانی ہیں۔ یا رحمانی اگر شیطانی کہیں تو عزرائیل علیہ السلام کی توہین کرکے آپ کافر ہوئے اور اگر رحمانی کہیں تو رحمانی علوم میں حضرت عزرائیل علیہ السلام کو حضور صلعم سے بڑھا کر آپ کافر ہوئے بہرحال آپ کافر ہوئے۔

ابو الوفا شاہجہانپوری۔ آپ لوگوں نے مولوی حشمت علی خانصاحب کی تقریر سن لی میری کسی بات کا مولوی صاحب نے جواب نہیں دیا۔ میں پھر کہتا ہوں کہ جبتک حفظ الایمان کی عبارت میں (جیسا) کا لفظ نہ دکھلا دیں۔ اسوقت تک آپ ہرگز توہین ثابت نہیں کر سکتے۔ سنئے مولوی احمد رضا خانصاحب حسام الحرمین میں لکھتے ہیں۔ ؎

زمانہ میں نہیں گرچہ آخر ہوا — وہ لائق جو اگلوں سے ممکن نہ تھا
خدا سے کچھ اسکا اچنبھا نہ جان — اک شخص میں جمع سب جہان

دیکھئے اگلوں میں انبیاء و اولیاء شامل ہوئے ہیں۔ یہ بارگاہ رسالت میں کسقدر توہین ہے آپنے جو وصایا شریف کی عبارت کا مطلب بتایا وہ صحیح نہیں ہے۔ وہ یہ نہیں کہتے کہ میرا دین مذہب اسلام ہے۔ بلکہ وہ کہتے ہیں کہ میرا دین مذہب جو میری کتاب سے ظاہر ہے انکی کتابوں میں کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ خدا چوری کر سکتا ہے۔ شراب پی سکتا ہے وغیرہ وغیرہ انکو اپنا دین مذہب بتاتے ہیں۔ اور اسی کو قائم رہنے کو فرض کہہ رہے ہیں۔ آپ سے ہو سکے تو ان توہینوں کا جواب دیجئے۔ مگر آپ ہرگز جواب نہیں دے سکتے

دیوبندیوں کی بدتہذیبی کی حد ہو گئی۔

جسوقت دوران مناظرہ میں مولانا ابو الفتح قاری حشمت علیخاں صاحب نے سورۃ ط

کی تلاوت شروع کی۔ اور فاخلع نعلیک تک پہنچے۔ تو مولوی عطاء اللہ کی پارٹی سے
ایک فرد رذیل ابن رذیل مجسم شیطان نے اپنے کمینہ پن کا اس طرح ثبوت دیا۔ کہ اپنا جوتا
پاؤں سے اتار کر اونچا کرتے ہوئے قاری صاحب کے سامنے کیا۔ یہ ہے گستاخ دیوبندیوں کی
تہذیب اور ان کا قرآن کریم سے ایمان اس بے ایمانی اور قرآن کریم کی توہین کرنے پر
ہماری جماعت اہل السنۃ والجماعت میں سخت ہیجان و اضطراب بے چینی و بیقراری پھیل
گئی۔ جس کو حاجی الحرمین الشریفین قاضی حافظ مولوی فیض رسول صاحب واعظ
صدر مجلس مناظرہ اہل السنۃ والجماعت نے نہایت بردباری و حسن انتظام سے کام لیتے
ہوئے مسلمانوں کے بے حد اشتعال کو اپنی پرامن تقریر سے فرو کیا۔ اس قیام امن کو
دیکھ کر دانشمند اصحاب تعلیم یافتہ طبقہ اور موجودہ افسران نہایت خوش ہوئے۔
شیر بیشہ سنت۔ آپنے کہا ہے کہ میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اسکا
مطلب یہ ہے۔ کہ میرا گڑھا ہوا دین مذہب حالانکہ اس کا مطلب صرف یہ ہے۔ کہ وہ دین
مذہب ہرگز نہ ماننا جو وہابیوں دیوبندیوں کی کتب میں موجود ہے۔ جو قادیانیوں کے
کتب میں موجود ہے۔ جو چکڑالویوں کی کتب میں ہے۔ بلکہ وہی دین و مذہب سچا قائم
رہنا جو میری کتب سے ظاہر ہے۔ افسوس اپنے امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی کے عقائد
خبیثہ کو اعلیٰ حضرت قبلہ کی طرف منسوب کر دیا۔ محمود حسن دیوبندی جہد المقل کے صفحہ ۴۱
پر اسمٰعیل دہلوی کا قول نقل کرتا ہے۔ والا لازم آید کہ قدرت انسانی زیادہ از قدرت
ربانی باشد یعنی اگر خدا جھوٹ نہ بول سکے۔ تو لازم آئے گا۔ کہ انسان کی قدرت خدا تعالیٰ
کی قدرت سے زائد ہو جائے۔ کیونکہ میں جھوٹ بول سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ نہ بول سکے
تو اسکی قدرت گھٹ جائیگی تو مطلب یہ ہوا کہ جس قدر کام انسان کر سکتا ہے۔ وہ سب کام
خدا تعالیٰ کر سکتا ہے۔ ورنہ قدرت انسان قدرت ربانی سے زائد ہو جائیگی۔ تو انسان
چوری شراب خوری زنا اغلام وغیرہ کر سکتا ہے۔ تو لازم آئیگا کہ دیوبندیوں کے نزدیک

خدا ہی یہ سب کام کر سکتا ہے۔ ورنہ اسکی قدرت انسانی قدرت سے کم ہو جائیگی۔ بے دینی
آپ پر ختم ہو چکی کہ اپنے امام کے عقائد خبیثہ کو اعلیٰ حضرت کی طرف منسوب کر دیا۔ اعلیٰ حضرت
کا جو شعر آپ نے پڑھا ہے۔ اوسمیں استغراق پر دلالت کرنے والا کوئی حرف نہیں۔ پھر
اسقدر جھوٹ جو آپ کہہ رہے ہیں۔ اسکیں سب اولیا انبیا داخل ہیں۔ جب اسمیں استغراق
پر دلالت کرنیوالا کوئی حرف نہیں تو قضیہ مہملہ ہے۔ آپ ایسے جاہل ہیں کہ مہملہ کو کلیہ بنایا
ہے پیش کرتا ہوں دیکھئے آپکا امام اسمٰعیل دہلوی تقویۃ الایمان صفحہ ۲۷ پر لکھتا ہے ہر
مخلوق چھوٹا ہو یا بڑا وہ خدا کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔ اب بتایئے
آپکے نزدیک حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مخلوق ہیں یا نہیں۔ اگر کہیں مخلوق نہیں تو آپ کافر
اور اگر ہیں تو حضور اکرم صلعم بڑے مخلوق ہیں۔ یا چھوٹے اگر چھوٹے مخلوق کہیں تو آپ
کافر اور اگر بڑا مخلوق مانیں تو آپکا امام کہتا ہے۔ کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا تو وہ خدا تعالیٰ
کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔ یعنی چمار کی بھی بارگاہ الٰہی میں کچھ عزت ہے
لیکن العبد کے بڑے مخلوق حضور اکرم صلعم کی خدا کے نزدیک اتنی بھی عزت نہیں۔ جتنی
چمار کی ہے۔ ہمارے نزدیک ایسے کہنے والا کافر ملعون ہے مرتد ہے۔ جتنی جس نے
ایمان ہے۔ آپنے دیکھا اس طرح سے کفر ثابت ہوتا ہے۔ آپکی آنکھیں آپکے سے نکلی
ہی پڑیں۔ یہ کرامت ہے۔ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اور یہ معجزہ ہے
حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کہ باطل کا منہ کالا ہوا۔ اور حق کا بول بالا ہوا
ایک شخص میں سارے جہان کا شامل ہونا۔ کیسے سمجھے یہ مسئلہ تو تصوف کا ہے۔ حضرت امام
عبد الکریم جیلی رحمۃ اللہ علیہ۔ اپنی کتاب انسان الکامل میں فرماتے ہیں۔ کہ جہان عالم
صغیر ہے۔ اور انسان عالم کبیر عالم صغیر میں جو کچھ ہے۔ وہ عالم کبیر کے اندر موجود
ہے۔ آپ بارگاہ رسالت صلعم کی توہین کرنا چاہیں اللہ جل شانہ کو نعوذ باللہ
گالیاں دیتے جائیں۔ آپ ان مسائل کو کیا سمجھ سکتے ہیں۔ اور سنئے لیجئے مولوی

محمود حسن دیوبندی اپنے پیر مولوی رشید احمد گنگوہی کے مرثیہ میں لکھتا ہے۔ زباں پر
اہل اہوا کی ہے۔ کیوں اعل ہبل شاید۔ اٹھا عالم سے کوئی بانیٔ اسلام کا ثانی
اس تحریر دیوبندی نے گنگوہی کو رسول اکرم صلعم کا ثانی بنا دیا۔ کیا یہ کفر نہیں ہے

مولوی ابوالوفا شاہجہانپوری۔ آپ لوگوں نے دیکھ لیا۔ مولوی حشمت علی خاں صاحب
میری بات کا جواب نہیں دے سکتے۔ اور مناظرہ رشیدیہ میں ہے کہ جو مناظر اپنی تقریر کرے
جس کا جواب مخالف نہ دے سکے۔ اسکی تقریر پر مناظرہ ختم ہو جانا چاہیئے۔ لہذا میں کہتا ہوں
کہ میری تقریر پر مناظرہ ختم ہونا چاہیئے۔ حفظ الایمان کی عبارت میں (جیسا)
کا لفظ نہیں دکھلا سکے۔ اگر دکھلاویں تو میں ایک ہزار روپیہ انعام دیتا ہوں۔
مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے یہ لکھا تھا۔ کہ چونکہ شیطان و ملک الموت علیہ السلام
کو ساری دنیا کا علم ہے۔ اور حضور ان سے افضل ہیں۔ تو حضور کو بھی سارے دنیا کا علم ہونا
چاہیئے۔ اس پر مولانا گنگوہی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ حضور کی شان وراء الوراء ہے حضور
کو شیطان اور ملک الموت پر قیاس کرنا بے ادبی اور توہین ہے۔ شیطان کو جو شیطانی
علوم حاصل ہیں وہ حضور کو نہیں۔

مرثیہ کے شعر کا مطلب یہ ہے۔ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اول درجہ میں ہیں۔
اور مولانا گنگوہی صاحب دوسرے درجہ میں ہیں۔ ثانی کا معنی دوسرا ہے قرآن شریف
میں ہے۔ ثانی اثنین اذھما فی الغار دیکھئے اسمیں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
کو رسول صلعم کا ثانی بتلایا گیا۔ یہ کیا یہ بھی توہین ہے۔

شیر بیشۂ سنت :۔ اپنے نزدیک مولوی ابوالوفا صاحب نے مناظرہ
ختم کر دیا۔ میں بار بار جواب دے چکا ہوں۔ لیکن مولوی ابوالوفا ایسے جاہل ہیں
کہ انکی سمجھ میں آتا ہی نہیں۔ افسوس ہے کہ مخاطب ایک جاہل شخص ہے جسکو ہماری عبارت
سمجھنے کی لیاقت نہیں۔ بہت سے مطالب پیش کی ہیں۔ اور ابھی کچھ ارشاد فرماتا ہوں۔

آپ لوگ تو گاندھی کے مذہب میں آپکے نزدیک یا رسول اللہ کہنا شرک ہے۔ مگر گاندھی کی جے کے نعرے لگانا جائز ہے۔ بتائیے ایک شخص کہتا ہے۔ گاندھی آنکھوں والا ہے۔ اور میں یہ کہوں۔ کہ گاندھی کو کل آنکھیں ملی ہیں۔ یا بعض اگر بعض آنکھیں ملی ہیں تو اسمیں گاندھی کی آنکھوں کی کیا تخصیص ہے۔ ایسی آنکھیں تو گدھے کی بھی ہیں۔ سور کی بھی ہیں معاذ اللہ بتلائیے بلکہ اپنے مناظر سے کہلوائیں۔ کہ اسمیں انکے پیشوا گاندھی کی توہین ہوئی یا نہیں۔ اگر ہے تو افسوس پوربندر کاٹھیاواڑ کے رہنے والے ایک مشرک بت پرست لنگوٹی بند گاندھی کی آپ کے نزدیک توہین ہوجائے۔ مگر حضور مالک دوجہاں صلعم کی آپ کے نزدیک توہین نہ ہو۔ اسی منہ پر آپکو اسلام کا دعویٰ ہے۔ آپ کے نزدیک گاندھی کی عزت معاذ اللہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت سے زیادہ ہے آپ لوگوں سے بڑھکر کافر کون ہوگا۔ اور سنیے میں کہتا ہوں کہ مولوی اشرف علی کی ذات پر ولایت کا حکم کیا جانا اگر بقول دیوبندیہ صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس سے مراد کل علم یا بعض اگر بعض علم مراد ہے۔ تو اسمیں اشرف علی تھانوی کی کیا تخصیص ایسا علم تو ہر کتے سور کو بھی حاصل ہے۔ کہیے اسمیں اشرف علی کی توہین ہوئی یا نہیں۔ اگر ہوئی تو کیوں میں نے حیا کا لفظ نہیں بولا۔ اور آپ کہتے ہیں کہ جبتک (حیا) کا لفظ نہ ہو ایسے لفظوں میں توہین نہیں ہوتی۔

اب تو آپکی سمجھ میں آگیا ہوگا۔ آپ نے مولانا عبد السمیع صاحب مرحوم پر بہتان باندھا ہے۔ اگر آپ یہ عبارت انوار ساطعہ میں دکھلا دیں۔ تو آپ کو دس ہزار روپیہ انعام دیتا ہوں۔ مولانا عبد السمیع صاحب نے تو صرف یہ فرمایا ہے۔ کہ جب شیطان اور ملک الموت کو ہر جگہ موجود ماننا شرک نہیں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو باذن الٰہی ہر جگہ موجود ماننا کیونکر شرک ہوسکتا ہے۔ اسپر گنگوہی کو غصہ آیا۔ اور اسپر یہ کہدیا۔ کہ شیطان اور ملک الموت کی یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔

حضرت فخر عالم صلعم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے۔ یعنی شیطان اور ملک الموت کا علم زیادہ ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کا زیادہ ہونا۔ کسی دلیل سے ثابت نہیں ہے۔

اگر براہین قاطعہ کی عبارت میں آپ (شیطانی علوم) کا لفظ دکھلا دیں۔ تو ابھی آپ کو ایک ہزار روپیہ انعام پیش کرتا ہوں۔ میں نے کہا تھا۔ کہ کیا آپ حضرت ملک الموت علیہ السلام کے علوم کو بھی شیطانی مانتے ہیں۔ اس کا جواب آپ نے کچھ نہ دیا۔ اور نہ آپ دے سکتے ہیں۔ ثانی کے معنی اردو محاورہ میں مقام تعریف میں مثل اور مانند کے ہوتے ہیں۔ مگر آپ نے اسکو عربی محاورہ پر قیاس کیا۔ تو بتایئے ابلیس آپ سے اوّل ہے تو کیا ہم آپ کو ابلیس ثانی کہہ سکتے ہیں۔ اور سنئے اسی مرثیہ میں دیوبندی کہتا ہے۔

جہاں تھا آپ کا ثانی وہیں جا پہنچے خود حضرت
کہیں کس منہ سے پھر کیوں کر مصلانا تھے لاثانی

یعنے جہاں گنگوہی کا ثانی نعوذ باللہ رسول اللہ صلعم موجود تھے۔ وہاں گنگوہی پہنچ گئے۔ اس شعر میں اب سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گنگوہی کا ثانی بتلا دیا۔ یہ پہلے سے ہی زیادہ ڈبل کفر ہوگا۔ کیا یہاں بھی ثانی کے معنی دوسرا ہیں اور سنئے کہتا ہے۔

قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں۔ عبید سود کا انکے لقب ہے یوسف ثانی کہتا ہے کہ گنگوہی کے گورے گورے خوبصورت غلاموں کا تو پوچھنا ہی کیا ہے۔ آپ کے کالے کلوٹے بندے ہیں۔ وہ حسن جمال میں یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مثل ہیں۔ کہیئے اسمیں حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بے ادبی ہوئی یا نہیں۔ اور سنئے اسی مرثیہ میں لکھتا ہے۔

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا۔ اس مسیحائی کو دیکھیں ذرا ابن مریم

کہتا ہے اے حضرت عیسیٰ آپ کی مسیحائی کیا تھی۔ آپ تو صرف مردوں کو زندہ کرتے تھے۔ ذرا ہمارے گنگوہی کے مسیحائی کو دیکھئے کہ مردوں کو زندہ کیا۔ اور زندوں کو مرنے نہ دیا۔ (اور خود مر کر مٹی میں مل گئے) کہیے یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں گالی ہے یا نہیں۔

اس تقریر پر دیوبندیوں کے حواس باختہ ہو گئے۔ سارے مجمع نے مولوی ابوالوفا کی بیکسی عاجزی خاموشی اپنی آنکھوں سے دیکھی اور اہل سنت کے فتح مبین اور وہابیت دیوبندیہ کی شکست کا باآواز بلند اعلان کر دیا۔ صدر اہل سنت نے اعلان فرمایا کہ بارہ بج چکے ہیں۔ نماز ظہر اور کھانا کھانے کیلئے مناظرہ ملتوی کیا جاتا ہے۔ کل صبح آٹھ بجے اس مقام پر مناظرہ ہوگا۔ لیکن مولوی عطاء اللہ بخاری نے عذرات پیش کئے کہ میری بیوی بیمار ہے۔ مجھے جانا ضروری ہے۔ میں آج رات کو ضرور چلا جاؤنگا۔ لہذا انہی تقریروں پر مناظرہ کو ختم کرنا چاہیئے۔ لوگ حیران تھے بخاری صاحب کو کیا ہو گیا۔ یہ وہی شخص ہے جو ابتدائے مناظرہ میں کہہ رہا تھا۔ کہ اگرچہ میری بیوی بیمار ہے لیکن میں مذہب کے اوپر بیوی بچوں اور سارے گھر بار کو قربان کرتا ہوں۔ اور اب وہی عطاء اللہ صاحب ہیں جو اپنی بیوی پر مذہبی مناظرہ کو قربان کر رہے ہیں۔ بہرحال مولویان وہابیہ اس پارٹی کو لئے ہوئے میدان مناظرہ سے بھاگ نکلے۔ اسکے بعد اہلسنت والجماعت کی فتح عظیم اور دیوبندیوں کی شکست فاش کا اعلان کیا گیا۔ اہل سنت نے اپنے مناظرین حضرت مولانا ابوالاسد مولوی عبدالحفیظ صاحب بریلوی اور شیر بیشہ سنت مولانا ابوالفتح قاری حشمت علیخاں صاحب لکھنوی کو مبارکباد پیش کی۔ حضرات علمائے اہل سنت نے میدان مناظرہ میں نماز ظہر جماعت کے ساتھ ادا کی وہاں سے

دربار عالیہ قادریہ پاک دروازہ میں حضرت مخدوم العالم قبلہ جہانیاں پیر سید حاجی الحرمین
جناب محمد صدر الدین شاہ صاحب دام برکاتہم العالیہ کی خدمت اقدس میں حاضر
ہوکر قدمبوسی سے مشرف ہوئے حضرت قبلہ نے مبتدا و مناظرہ سن کر بہت محظوظ
ہوئے۔ اور اپنی مبارک دعاؤں سے مناظر اہل سنت کو مشرف فرمایا۔ اور تحفہ
فتح و نصرت ہر دو مناظروں کو عطا فرمایا۔ والحمد للہ رب العالمین
اور فتح مناظرہ کے اشتہارات طبع کرا کر شہر اور بیرونجات میں تقسیم اور چسپاں
کرائے گئے۔

(قاضی) علی محمد تبلیغی ناظم انجمن احناف ملتان

حافظ عبدالخالق خالد
بلاک نمبر ۵ ڈیرہ غازی خان